بیوی کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لکھنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ کیا کوئی عورت شادی کے بعد اپنے نام کے ساتھ اپنے شوہر کا نام لگا سکتی ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے بیوی کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانا حرام ہے، کیا یہ بات درست ہے؟ سائل عمران (لندن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق وا لصواب

عورت اپنے نام کے ساتھ اپنے شوہر کا نام لکھ سکتی ہے شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے مقصود عورت کی معرفت کروانا اور اس کی پہچان کروانا ہوتی ہے نہ کہ نسب کی تبدیلی مطلوب و مقصود ہوتی ہے اور اس پہچان اور معرفت کے انداز مختلف ہوا کرتے ہیں کبھی تو کسی کی پہچان کروانے کے لیے کنیت کا استعمال کیا جاتا ہے جس طرح کہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت ابو ھریرہ، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنھم تو یہ اسماء (ابو حنیفہ، ابو بکر، ابو ھریرہ) کنیتیں ہی ہیں، ان بزرگ ہستیوں کے اپنے اصل نام کچھ اور تھے، چونکہ ان کنیتوں سے پہچان اور معرفت جلدی سمجھ میں آتی تھی لہذا یہی مشہور و معروف رہے، اسی طرح کبھی پہچان کروانے کے لیے شوہر کی طرف منسوب کرنے والا انداز اختیار کیا جاتا ہے جس طرح کہ احادیث میں زوجۃ رسول اللہ، امرأۃ ابن مسعود..وغیرہ جیسے الفاظ ملتے ہیں کہ جہاں پر عورت کو اس کے شوہر کی طرف منسوب کیا گیا بلکہ ایسی مثال تو قرآن پاک سے بھی ملتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے **"ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ-كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ"** ترجمہ: اللہ نے کافروں کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنادیا، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں عورتوں نے ان سے خیانت کی تو وہ (صالح بندے) اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا کہ جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔(سورۃ التحریم آیت نمبر10)

ایک اور مقام پر فرمایا **وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَ لَكَ ؕ** "ترجمہ: اور فرعون کی بیوی نے کہا: یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

(سورۃ القصص آیت نمبر 9)

اللہ تبارک و تعالی نے" امرأۃ نوح ، امرأۃ لوط اورامرأۃ فرعون" والے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں تو ان سے مقصود صرف اس عورت کی پہچان کروانا ہے نہ کہ اس کا نسب بدلنا مقصود ہے حالانکہ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا وہ مسلمان تھیں لیکن فرعون خود کافر و طاغوت تھا لیکن اس کے باوجود اللہ تبارک و تعالی نے اس کی بیوی کو اس کے کافر شوہر کی طرف منسوب کیا، تو جب ایک مومنہ بیوی کی نسبت ایک کافر شوہر کی طرف کی جا سکتی ہے تو ایک مومنہ عورت کی نسبت ایک مومن شوہر کی طرف کرنا بنیتِ تعارف بدرجہ اولی جائز ہو گی۔

اور ویسے بھی دیکھا جائے تو بعض ممالک میں عورت کا دوسرا نام(surname) شوہر ہی کا گمان کیا جاتا ہے اوران کو اسی نام کی طرف منسوب کرکے پکارا جاتا ہے ، جیسے برطانیہ (United Kingdom) ہی کی مثال لے لیجئے تو UK میں عورت کو پکارنے کے لیے پہلا نام(first name) اور دوسرا نام(surname) میں سے عورت کو دوسرے نام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ،یعنی دوسرے نام(surname) سے پہلے مسز(Mrs) لگا کر پکارا جاتا ہے، مثال کے طور پر اگر کسی عورت کا نام" فاطمہ " ہے اور اس کے والد کا نام "محمد" جبکہ اس کے شوہر کا نام علی ہے تو اب اگر اس کے والد کا نام ساتھ لکھا جائے گا تو مکمل نام "فاطمہ محمد" لکھا ہوا ہو گا ، لیکن یہی نام جب اس ملک میں پکارا جائے گا تو وہ یوں پکارا جائے گا "مسز محمد" (Mrs Muhammad)، حالانکہ "مسز محمد" کا مطلب محمد کی بیوی، یہ تو مطلب الٹ ہو گیا لیکن اگر شوہر کا نام ساتھ لکھا جائے گا تو مکمل نام "فاطمہ علی" لکھا ہوا ہو گا اور اس کو بلایا " مسز علی" (Mrs Ali) یعنی علی کی بیوی ، اور یہ مطلب بھی درست ہے ،تو یوں بعض ممالک میں ان جیسے وساوس سے بچنے کے لیے بھی شوہر کا نام لگایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، ہاں بہتر یہی ہے کہ شوہر کے نام کی جگہ والد صاحب کا نام رکھا جائے تو بصورت طلاق شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا لیکن اگر کوئی عورت اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگاتی ہے تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جن احادیث

سے لوگوں نے استدلال کیا، کہ ایسا کرنا حرام ہے تو ان میں **"ادعی لغیر ابیه"** کے الفاظ ہیں جس کا مطلب ہے کہ بندہ اپنے نسب کو تبدیل کر کے کسی غیر باپ کی طرف منسوب کرے ، یہ مطلب نہیں کہ اپنے نام کے ساتھ کسی دوسرے کا نام لکھے ،چنانچہ علامہ بدرالدین عینی انہی الفاظ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں **"ادعی لغیر ابیه ای انتسب لغیر ابیه"** ترجمہ :جو بندہ اپنے نسب کو کسی غیر باپ کی طرف منسوب کرے (عمدة القاری شرح صحیح البخاری ،باب نسبة الیمن الي اسماعیل رقم الحدیث 8035 دار احیاء التراث العربي بیروت)

یعنی جو اپنے آپ کو کسی غیر کا بیٹا اور غیر کو اپنا باپ منسوب کرے اس کے لئے وہ وعیدیں ہیں جو احادیث میں بیان کی گئی ہیں، نہ کہ اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لکھنے والی عورت کے لیے

والله اعلم ورسوله اعلم عزوجل وصلی الله تعالیٰ علیه وآله واصحابه وبارک وسلم

کتبــه

الجواب صحیح

ابو اطہر مفتی محمد اظہر العطاری المدني

ابوحنظلہ خالد تسنیم المدنی

28جمادی الاولی 1439ھ/14/02/2018

Taking husband's name as surname

Can a woman add her husband's name along with her own after marriage? Questioner :Imran from London

الجواب بعون الملك الوهاب،اللهم هدايةالحق و الصواب

A woman is allowed to do this. The reason for changing the name is to increase the woman's recognition, and not to change her linage. This happens in different ways. Sometimes a kunyah (an agnomen), for example Abu Bakr, Abu Hurayrah, Abu Haneefa (may Allaah be pleased with them), who all have different real names, but became well known with these names. Another way is by mentioning their husband's name, for example in a Hadith it would be mentioned, ***"The wife of the Messenger (peace be upon him),*** or "***The wife of ibn Mas'ood***," where the wife has been referred to by her husband. Likewise, Allaah almighty mentions,

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ

"Allaah illustrates the example of the disbelievers – the wife of Nooh and the wife of Lut; they were bonded in marriage to two of Our bondmen deserving Our proximity – they then betrayed them so they did not benefit them the least against Allaah and it was declared, "Both of you women enter the fire, along with others who enter."

(سورة التحريم آیت نمبر10)

In another place he said

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ

"And Pharaoh's wife said, “This child is the comfort of my eyes and yours"

(القصص 9)

This was only done to give them recognition, not to affect their lineage. In the examples taken from the Qur-aan, Pharaoh's wife was referred to as the wife of Pharaoh, whereas she herself is a believing woman, and Pharaoh and unbeliever. So it is apparent that referring to a woman with her husband's name, despite being an unbeliever, is permissible. This is common in different parts of the world, such as the UK, where a woman takes the name of her husband after marriage, and there is no problem with this. For instance if a woman's name is Faatima, and her father's Muhammad. Now her name may be written as Faatimah Muhammad. If in the UK she is referred to as Mrs Muhammad, this implies she is the wife of Muhammad, which is incorrect. If her husband's name is 'Ali, and her name becomes Faatima Ali, she can correctly be referred to as Mrs 'Ali.
So doing so to avoid confusion is not a problem. Of course the best way is that in the place of her husband's name she keeps her father's, but lawfully speaking, there is no problem with her taking her husband's name.
And Allah and his Messenger know best.

Written by: ***Abu Hanzalah Khalid Tasneem Al-Madani*** (غـــفـــرالله الغني ذنبه الخفي و الجلي)
Verified by: *Mufti Abu Athar Muhammad Azhar Al-Attari Al-Madani*
Translated by:Usman Ghani

28 jamadal oula 1439/14/02/2018